

حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کا درس حق طلبی اور آپؑ کی آخری وصیت

<?xml encoding="UTF-8?">



حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کا درس حق طلبی اور آپؑ کی آخری وصیت

۱۱ ہجری میں جب رسول اسلامؐ کی آنکھ بند ہو چکی ، منبر رسول پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا ، جعلی حدیثیں بیان کی جانے لگیں، تاریخ اسلام میں حکمرانوں کے ذریعہ ظلم و استبداد کا آغاز ہوا، شعائر اللہ کی دھجیاں اڑائی جانے لگیں ، منبر رسول کو حق بیانی کے بجائے خلیفہ وقت نے اپنی مدح سرائی کا ذریعہ بنایا، اقوال پیغمبر فراموشی کے سپرد کئے جانے لگے، سیرت رسول ص کو ناگوار داستانوں کے مانند ذہنوں سے مٹائے جانے کی کوششیں کی جانے لگیں ،حکومت اسلامی میں نام نہاد حاکم اسلامی کے ذریعہ اہل حق کو انکے حق سے محروم کئے جانے کا سلسلہ شروع ہوا ،حلال محمدی کو حرام اور حرام محمدی کو حلال قرار دینے کے لئے زمینہ سازی شروع ہوئی ، تو ایسے ماحول میں کسی ایسی شخصیت کی ضرورت محسوس ہوئی جو ظلم و استبداد کے بڑھتے ہوئے قدم کو لگام دے سکے ،چہرہ باطل سے پردہ ہٹا کر جویان حق کی مشکل آسان کر دے اور یہ اعلان کرے کہ تخت حکومت پر بیٹھ جانا ہی صداقت وحقانیت کی دلیل نہیں ، بلکہ طلبگاران حق کو چاہئے کہ سیاق و سباق زمانہ اور اعمال و کردار حاکم کا جائزہ لینے کے بعد یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں، کہ باطل، نقاب حق اپنے رخ سیاہ پر ڈال کر ، جلوہ افروز ہونے کی ناکام کوششیں کر رہا ہو۔

اس عظیم کارنامہ کو انجام دینے کا جذبہ کسی عظیم شخصیت میں ہی پیدا ہو سکتا تھا شاید اسی لئے عظیم باپ کی عظیم بیٹی نے یہ آواز دی کہ اے حاکم! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ ہر تجاوز پر دنیا خاموش رہ جائے گی تو یہ تیری بھول ہے ،یاد رکھ کہ اگر تونے یہ ٹھان لیا ہے کہ میرے بابا کی نشانیوں کو مٹا ڈالے گا تو میں نے بھی یہ ارادہ کر لیا ہے کہ دین محمدی کی حفاظت کرونگی اور دنیا کو حق طلبی کا درس دونگی ۔

اس وقت کہ جب باغ فدک جناب زہراؑ سے چھین لیا گیا تو ابن ابی الحدید کی روایت کے مطابق جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بچوں اور عورتوں کو ساتھ لیا ،حجاب کامل کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں اور اس طریقہ سے گامزن تھیں گویا پیغمبر اسلامؐ چل رہے ہوں ، یہاں تک کہ وارد مسجد ہوئیں کہ جہاں خلیفہ اول کے ہمراہ مہاجرین و انصار کا ہجوم تھا ، اور اس بھری مسجد میں ایک سفید پردے کے پیچھے سے آپ آیات قرآنی سے مزین وہ فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرماتی ہیں کہ چشم کائنات متحیر ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے خطبہ کے آغاز میں خدائے وحدہ لا شریک کی حمد و ثنا فرماتی ہیں اور کہتی ہیں :

کہ میں تعریف و تقدیس کرتی ہوں اسکی کہ جو تمام عطا کرنے والوں سے زیادہ عطا کرنے والا ہے اور اپنی مخلوق کے سلسلے میں سب سے زیادہ مہربان ہے۔

اسکے بعد نبی کی نبوت کا اقرار اور آپ کی توصیف بیان کرتی ہیں اور فرماتی ہیں:

کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدر بزرگوار حضرت محمدؐ خدا کے نیک بندے اور اسکے پیغمبر ہیں، خدا نے انہیں اس سے پہلے کہ اپنی رسالت کیلئے بھیجے، اپنے تمام بندوں میں سے برگزیدہ قرار دیا، اس سے پہلے کہ انہیں مبعوث کرے انہیں پاک و پاکیزہ قرار دیا، اور جب ساری مخلوقات پس پردہ عدم تھیں تو آپ کو لباس وجود سے آراستہ کیا۔

پھر لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتی ہیں:

کہ اے لوگو! تم خدا کے بندے ہو اور اس کے امر و نہی کے پابند ہو تم کو چاہئے کہ دین خدا پر عمل کرو اور اسکی تبلیغ و ترویج کرو، خدا نے دو نمائندے کتاب و ولی ناطق کی صورت میں بھیجے ہیں، پس خدا سے ڈرو اس طرح سے جو ڈرنے کا حق ہے اور ایسے رہو کہ اگر مرو تو حالت اسلام میں، اطاعت کرو خدا کی اس چیز میں کہ جسکا خدا نے حکم دیا یا اس سے منع کیا ہو (انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء)

اے لوگو! جان لو کہ میں فاطمہ بنت محمدؐ ہوں اور وہ جو میں نے پہلے کہا اب بھی کہونگی۔ ہمارے کردار و گفتار، حق و درست و با معنی ہیں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

(لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤوف رحیم)

پس جب چاہو انکا (نبی) احترام کرو، ان سے نسبت رکھنے والوں کا بھی احترام کرو (المرء یکر م فی ولده) تم نے قرآن مجید کی تمام تر آفاقیت و افادیت کے باوجود اسکے احکام کی پروا نہ کی (کیوں)؟

آیا تم نے قرآن سے بے توجہی اختیار کی؟ یا تمہاری قضاوت و حاکمیت قرآن کے توسط سے نہیں؟ اگر ایسا ہے تو تم نے قرآن پر ظلم کیا ہے اور جو قرآن پر ظلم کرے اور قرآن کے علاوہ کسی کو حاکم تسلیم کرے اسکی عاقبت بخیر نہ ہوگی اور وہ خاسرین میں سے ہے۔

(ومن یتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرہ من الخاسرین)

پھر آپ نے مختلف آیات قرآنی (للرجال نصیب... وللنساء نصیب...، یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کنّ نساء...، وورث سلیمان داؤد...، فہب لی من لدنک ولیا...، واولوالارحام...، و...) کی تلاوت فرما کر دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ میراث پیغمبر کے ہم وارث ہیں اور حاکم وقت کا اس پر غاصبانہ قبضہ ہے۔ جناب فاطمہ کا یہ اقدام صبح قیامت تک آنے والی تمام خواتین کے لئے درس عبرت ہے۔ شہزادی اسلام نے طلب حق کے لئے قدم گھر سے باہر نکال کر یہ درس دیا، کہ دیکھو ظلم جب بھی حد سے تجاوز کرنے کی کوشش کرے تو خاموشی سے تحمل نہ کرو بلکہ ظلم سے ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اور اگر اس طرح تم ظالم کو اسکے کیفر کردار تک نہ پہنچا سکتے تو کم سے کم چہرہ باطل سے نقاب تو ہٹ جائے گی اور دنیا والوں کے لئے یہ سمجھ لینا تو آسان ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کو حضرت زہراء علیہا السلام کی آخری وصیت

ابن عباس سے منقول ہے کہ شہزادی بابا کے ارتحال کے بعد 40 دن زندہ رہیں اور بعض روایتوں میں ہے کہ 6 مہینے زندہ رہیں۔

جب آپ کی شہادت ہوئی تو اسماء نے گریبان چاک کیا اور بیت الشرف سے باہر نکلی۔ حضرات حسن و حسین

علیہما السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں نے اسماء سے پوچھا کہ ہماری ماں کہاں ہیں؟
 اسماء خاموش رہیں۔ دونوں بچے گھر میں داخل ہوئے ، ماں کو بستر پر لیٹے دیکھا ۔امام حسینؑ نے ہلایا تو دیکھا
 کہ ماں اس دنیا میں نہیں رہیں۔فرمایا:
 بھیا حسن! خدا آپ کو ماں کی مصیبت میں صبر عطا کرے۔

دونوں بچے بیت الشرف سے اس عالم میں برآمد ہوئے کہ ”یامحمداه“ اور ”یا احمداه“ کی فریاد بلند کر رہے تھے اور
 کہہ رہے تھے: نانا جان ! ماں کے مرنے سے آپ کے فراق کا غم ہمارے لیے تازہ ہو گیا ۔پھر انہوں نے امیرالمومنینؑ
 کو خبر دی جو مسجد میں تھے ۔امیرالمومنینؑ غش کھا گئے پھر جب افاقہ ہوا دونوں بچوں کے ساتھ گھر آئے تو
 دیکھا اسماء ،فاطمہ کے سرہانے بیٹھی رو رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں :وا یتامی محمد ! اے محمدؐ کے یتیمو!ہم
 تمہارے جد کے بعد تمہاری ماں فاطمہ سے صبر اور حوصلہ پاتے تھے۔اب فاطمہ کے بعد کس سے صبر پائیں
 گے؟

مولاً نے شہزادی کے چہرے سے پردہ ہٹایا تو دیکھا آپ کے سرہانہ ایک رقعہ پڑا ہے اس میں لکھا دیکھا:
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذَا مَا اَوْصَتْ بِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص اَوْصَتْ وَ هِیَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَةَ اَتَتْیَ لَا رَیْبَ فِیْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
 یَا عَلِیُّ اَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ زَوْجَتِی اللّٰهُ مِنْكَ لَاکُوْنَ لَكَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ اَنْتَ اَوَّلِیِّ بِیْ مِنْ غَیْرِی حَنْطِی وَ
 غَسِّلِی وَ کَفِّنِی بِاللَّیْلِ وَ صَلِّ عَلَیَّ وَ اَدْفِنِی بِاللَّیْلِ وَ لَا تُعَلِّمَ اَحَدًا وَ اَسْتَوْدِعْکَ اللّٰهُ وَ اَقْرَأْ عَلٰی وَلَدِی السَّلَامَ اِلٰی یَوْمِ
 الْقِیَامَةِ

یہ وصیت ہے جو رسول اللہؐ کی بیٹی نے کی ہے۔وہ گواہی دیتی ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہ
 کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم حق ہے اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی
 شک نہیں ہے اور بتحقیق اللہ قبور میں مدفون لوگوں کو اٹھائے گا۔

اے علی! میں فاطمہ بنت محمدؐ ہوں کہ اللہ نے مجھے آپ کی زوجیت میں قرار دیا ہے تاکہ میں دنیا اور آخرت
 میں آپ کے لیے ہوجاؤں۔آپ دوسروں سے میری نسبت زیادہ سزاوار ہیں۔آپ مجھے رات کے وقت میں حنو ط اور
 غسل اور کفن دیجئے گا اور رات کے وقت مجھ پر نماز پڑھ کر مجھے دفنا دیجئے گااور کسی کو خبر مت دیجئے
 گا اور میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتی ہوں اور قیامت کے دن تک میری اولادوں کو میرا سلام۔

بحار ج 43 ص 214

Source: <http://alhassanain.org/urdu/?com=content&id=1729>